خبر نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۵۰ — مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱/۱

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ ۱/۸

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۱/۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ٭

ایڈیٹوریل

اگر یہہ تدبیر یا کام انسان سے ہی تو ضایع ہوگا۔ پر اگر خدا سے ہی تو تم اُسے ضایع نہیں کر سکتے۔ ایسا نہو کر تم خدا سے لڑنیوالے ٹھہرو ۔ اعمال ۵-۳۸ و ۳۹ ٭

گملئیل فریسی ایک معزز معلم شریعت کی عمدہ و مصلحت آمیز صلاح میں جو اُسنے قومی خیرخواہی و ہمدردی کے جوش میں اپنے اکابر قوم کو دی۔ آیات مذکورہ بالا کی باتیں اٹھارہ سو برس سے کیسا صاف ثبوت دکھاتی ہیں۔ اور موافق و مخالف طوعاً و کرہاً انکی صداقت کے مقر ہیں ۔ جو لوگ علم تواریخ سے ماہر ہیں جانتے ہیں۔ کہ رسولوں کے زمانہ سے آجتک اس تدبیر یا کام (مسیحیت) کو ضایع کرنے والے۔ اور خدا سے لڑنیوالے کیسے کیسے زبردست لوگ دُنیا میں ہوئے اور ابتک ہیں۔ مگر فتحمند و کامیاب نہ ہوئے اور نہ ہونگے ٭

گملئیل اُسوقت تک نہ جانتا تھا۔ کہ وہ ناصری جسنے ایسا بڑا دعویٰ کیا کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں" تو وہ ہی ہے جو اسرائیل کا مخلصی و نجات دینے والا خداوند ہے۔ اور اُسی کے نام کی منادی یہہ گلیلی لوگ کرتے ہیں۔ جو قوم کے نزدیک واجب القتل ٹھہرے ہیں ۔ مسیحیت کو وہ "تدبیر یا کام" سمجھا ہوا تھا۔ جو خواہ انسان یا خدا کیطرف سے ہو ۔ اُسنے اسکا فیصلہ تجربہ پر چھوڑا۔ اور اُسوقت اپنی قوم کو رسولوں کے قتل کر ڈالنے سے باز رکھا ۔ اگرچہ اُسوقت انہیں دھمکا کے اور کوڑے مار کے چھوڑ دیا۔ اور حکم محکم دیا۔ کہ یسوع کے نام پر بات نکریں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں یہودیوں کی آتش غضب پھر مشتعل ہوئی۔ اور استیفان کو سنگسار کر کے یروسلم کی کلیسیا پر۔ جو ابتدائی حالت میں بہت قلیل۔ اور کمزور تھی۔ بڑا ظلم کیا ۔ مسیحیوں کو ستایا۔ قید اور قتل کیا۔ اور مسیحیت کے نیست و نابود کرنے کے لئے مقدور بھر زور مارا۔ مگر آخر کو تھک کر بیٹھ گئے۔ اور اپنے دلوں میں قایل ہوئے کہ ہم اس "تدبیر یا کام" کو ضایع نہیں کر سکتے ۔ رومی شہنشاہوں اور حکام نے مصمم ارادہ کیا۔ کہ اس مسیح مخالف قیصر۔ اور اُسکے روز افزوں پیرووں کو جو ہمارے دیوتاؤں کے آگے سربسجود نہیں ہوتے صفحہ ہستی سے مٹا دیں ۔ انہوں نے مسیحیوں کو مارا۔ جلایا۔ درندوں سے پھڑوایا۔ اور بالآخر حیران ہو کے کہا کہ "ملک عیسائیوں سے بھر گیا۔ کہاں سے اتنی تلواریں آئیں جو انکو قتل کیا جائے" ۔ یونانیوں نے اپنے علم و حکمت کے آگے مسیحیت کو حقیر جانا۔ اور اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا۔ مبشروں کو بکواسی اور بیوقوف سمجھا اور آخر کو مسیح مصلوب کے آگے سر جھکایا ۔ چھہ سو برس بعد

کتب مقدسہ کی پیشینگوئیوں کے مطابق ملک عرب سے ایک دھوئیں وھار مخالفت نے سر اُٹھایا۔ ابتدائً تو توسیح اور مسیحیوں کی بڑی تعریف و توصیف کا اظہار کیا۔ مسیح کو روح منہ اور کلمتہ اور آیتہ للعالمین وغیرہ اعلیٰ خطاب دئے۔ اور مسیحیوں کو اہل مودت۔ یہودیوں سے زیادہ نرم دل۔ مشرکوں کی دوستی پر بھروسا نہ رکھنے والے۔ عالم اور سچے۔ عابد صومعہ نشین۔ تکبر نہ کرنیوالے۔ حق کو ماننے والے وغیرہ بتلایا۔ اور پھر دوست نما دشمن بنکر انکی اور اُنکے دین کی بیخ کنی کی۔: خلیفہ ثانی نے تو غضب ہی ڈھایا۔ بیشمار مسیحی مردوں اور عورتوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا ہزار ہا گرجا مسمار کر ڈالے۔ اور بیش قیمت کتب خانوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔: یہہ طوفان بے تمیزی اُسوقت سے شروع ہوا آجتک مسیحیت کی بربادی و بیخ کنی پر ہر وقت آمادہ رہتا۔ اور فی زماننا اُسکی ساتھ تلخ عداوت و مخالفت میں غیر اقوام خواہ موحّد ہوں۔ یا بت پرست و ملحد ہوں سب ایک ہوجاتے۔ اور متفق ہوکر حملہ کرتے ہیں۔ لیکن مشرکے چھرّے جبرالٹر کے قلعہ کی مستحکم و مضبوط دیوار و پر کیا اثر پہنچا سکتے ہیں۔: باوجود ان سخت مخالفتوں اور مجنونانہ حملوں کے مسیحیت کی روز افزوں ترقی ملک ہند اور دیگر ممالک میں دیکھکر ہمیں گملئیل کی دانا صلاح کی باتیں اسوقت یاد آتی ہیں۔ اور تجربہ ہمیں سکھلا اور بتلا رہا ہو کہ "اگر یہہ تدبیر یا کام انسان سے ہوتا تو کبھی کا ضایع ہوجاتا۔ مگر چونکہ یہہ خدا سے ہے۔ کوئی انسانی مخالف کوشش اور جدّ و جہد اسکو ضایع نہ کرسکی۔ اور نہ کریگی۔ اور جو لوگ اُسکی مخالفت میں کوشاں ہیں خدا سے لڑتے ہیں جس کا نتیجہ اُنہیں کی شکست فاش ظہور میں آئیگا۔

مسیحی ناظرین! اگرچہ نورافشاں بارہ صفحہ کا کردیا گیا ہو۔ اور بہ نسبت سابق ڈیوڑھی گنجایش اُسمیں ہوگئی ہے۔ تاہم مضامین برائے اندراج ہمارے پاس اسقدر زیادہ آتے ہیں کہ اُن سبھوں کے ہفتہ وار درج کرنے میں ہم قاصر ہیں۔ اور یقین ہو کہ اخیر سنہ رواں تک اکثر مضامین اخبار میں درج ہونے سے رہ جاینگے۔: سال گذشتہ کے اختتام پر اُن مضمونوں کے شایع کرنے کے لئے جو بچ رہے تھے ایک عالی ہمت مسیحی نے روپیہ دیا۔ اور وہ سب نورافشاں کے ساتھ بطور ضمیمہ نکل گئے۔ کیا امسال کوئی عالی ہمت مسیحی مضامین باقی کی اشاعت کے لئے دست سخاوت دراز کرسکتا۔ اور مضمون نویسوں اور نورافشاں کی ہمت و جرأت کو بڑھا سکتا ہے؟

کیفیت سفر

۳۱۔ اکتوبر سنہ رواں کو بہمراہی پادری دینی رام صاحب اور دیگر مسیحی بھائیوں کے ہم اپنے مولد روحانی نصیرآباد میں پُہنچے۔ جو اجمیر سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اور مشن ڈسپنسری میں ڈاکٹر ڈیوڈ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ جہاں سب طرح کا آرام پایا۔: صبح کو اتوار تھا۔ لہذا پادری دینی رام صاحب نے جو نصیرآباد کی مسیحی جماعت کے پاسٹر ہیں۔ اور ہمارے قدیم عنایت فرما پادری جیمس صاحب مشنری انچارج نے گرجا میں وعظ کرنے کے لئے فرمایا۔: یہہ اوّل ہی مرتبہ تھا کہ مارٹن موریل چرچ میں وعظ کرنیکا موقع حاصل ہوا۔: ہماری سند کی آیت یوحنا ۳ باب ۳۰۔ آیت تھی جسمیں یوحنا بپتسمہ دینے والے نے فرمایا۔ کہ "ضرور ہو کہ وہ (یسوع) بڑھے اور میں گھٹوں" مارٹن موریل چرچ مسیحی مردوں۔ عورتوں۔ اور لڑکے لڑکیوں سے معمور تھا۔: چرچ مذکورہ راجپوتانہ کے دیگر گرجاؤں سے زیادہ خوبصورت اور نہایت نفیس اور وسیع و خوش قطع عمارت ہے۔ اور ساز و سامان آرایشی سے خوب آراستہ و پیراستہ ہے۔: یہہ عظیم الشان گرجا پادری ولیم مارٹین۔ اور گیون مارٹین نصیرآباد کے مشنریان مرحوم کی یادگار میں۔ مسیحیان سکاٹلینڈ کی سخاوت و مالی اعانت سے تعمیر ہوا ہے اور اسی لئے مارٹین موریل چرچ کے نام سے موسوم ہے۔: گرجا کے متصل مشن سکول کی سنگین خوبصورت عمارت ہے۔ جو میونسپل کیطرف سے تعمیر ہوکر سکول کے کام کے لئے دی گئی ہے۔: اس سکول میں چارسو طالب العلم تعلیم پاتے ہیں۔ مسٹر جریمی بی اے ہیڈ ماسٹر ایک مسیحی نوجوان بہ محنت و سرگرمی اپنے کام کو انجام دیتے ہیں۔: نصیرآباد میں راجپوتانہ کے عیسائی لڑکوں کے لئے ایک بورڈنگ سکول مشن کمپونڈ میں تعمیر کیا گیا ہے جسمیں ۲۲ لڑکے پادری دینی رام صاحب کی سوپرویزن میں تربیت و تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور مس انڈرسن صاحبہ کے بورڈنگ سکول میں ۷۵ عیسائی لڑکیاں زیر تعلیم و تربیت ہیں جنمیں پانچ چھ لڑکیاں لاوارث و یتیم۔ اور باقی سب راجپوتانہ کے عیسائی والدین کی ہیں۔: نصیرآباد کے مسیحیوں کو جو ہمارے روحانی ہموطن ہیں بعد مدت دیکھنے اور ملنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ صرف افسوس یہہ ہو کہ پادری جیمس صاحب جو ایک سرگرم و پُرمحبت مشنری ہیں۔ ولایت کو تشریف لے جانیوالے ہیں۔ اور سُنا ہو۔ کہ آپ پھر ہندوستان کو واپس نہ آئینگے۔: ہماری دُعا ہے۔ کہ خداوند اُنکی محنتوں اور کاموں پر جو اُنہوں نے ٹاڈگڈھ بیاور۔ الور۔ اور نصیرآباد میں خداوند مسیح کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کئے ہیں برکت بخشے۔

ای پیارو تم اِن باتوں کو یاد رکھو جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے رسولوں نے آگے کہیں۔ کہ اُنہوں نے تمہیں خبر دی۔ کہ

آخری زمانہ میں ٹھٹھے کرنے والے ہونگے جو اپنی بیدینی کی بُری خواہشوں پر چلینگے - یہہ وہی ہیں جو اپنے تئیں الگ کرتے ہیں - یہہ نفسانی لوگ ہیں اور روح انمیں نہیں ہے ٭ یہودا ۱۸ و ۱۹

ہم نہایت افسوس کے ساتھہ دیکھتے ہیں کہ جو باتیں رسولوں نے بطریق پیشینگوئی کہیں آجکل بکثرت ظہور میں آرہی ہیں - اور اس آخری زمانہ میں خداوند مسیح اور اسکی تعلیمات کو ٹھٹھوں میں اُڑانا نفسانی و جسمانی لوگوں کے لئے ایک خوشی بخش مشغلہ ٹھہر گیا ہے ٭ یہہ تو ظاہر ہے کہ اگر اطفال خورد و سال تیز دھار والے چاقو اور چھریوں سے کھیلیں - تو ضرور وہ اپنے کو جلد زخمی اور لہولہان کرینگے - مگر ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ انہیں خطرے سے واقف کرکے اُن تیز اوزاروں کے ساتھہ کھیلنے کو منع کریں - کیونکہ انکے دل بہلانے کے لئے غیر مضر کھلونے کافی ہیں ٭

کلکتہ کے اخبار گوہر آصفی مطبوعہ ۲۳ نومبر میں کسی نامہ نگار نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مماثلت مسیح - اور اُنکے دہلوی رقیب کے ساتھہ شامل کرکے مسئلہ تثلیث مقدس اور خداوند مسیح کے ابن اللہ ہونے کی تعلیم کو خوب ٹھٹھوں میں اڑایا ہے - اور وہ کفر بکا ہے - کہ معاذ اللہ - ہم ایسی کفر آمیز باتوں کا اسوقت جواب لکھنا مناسب نہیں سمجھتے - لیکن نامہ نگار مذکور کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ تیز دھار والے اوزاروں سے نہ کھیلے - اور اگر اسکو تفریح طبع مرغوب ہے - تو مرزا قادیانی اور اُن کے دہلوی رقیب کے ساتھہ - جو اسکے مئے دل بہلاو کھلونے ہیں اپنا جی بہلائے ٭ نامہ نگار کے مضمون مذکورہ سے ہم ناظرین کے لئے کچھ عبارت نقل کرتے ہیں - تاکہ اُنہیں معلوم ہو - کہ عنوان بالا کے مصداق آج کل جابجا ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو نفسانی ہیں - اور روح انمیں نہیں ہے - اور اسلئے وہ مسیحیت کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں ٭

وہو ہذا

اَرے میاں یہہ قادیانی صاحب کون بزرگوار ہیں؟ ابھی خدا کے بیٹے ہیں اور کون - آخر قیامت کا زمانہ قریب ہے کہ نہیں - پھر خدا صاحب حسب وعدہ مسیح کو دنیا پر ضرور بھیجتے - بس وہ تشریف لے آئے - بلکہ خدا نے تو اپنے وعدہ کو ڈبل کرکے ایفا کیا ٭ دہلی میں بھی ایک مسیح پیدا ہو گئے اور اپنے بڑے بھائی قادیانی صاحب سے اپنے ورثہ خدائی کے لئے آمادہ بہ تکرار ہیں - اشتہار پر اشتہار تقسیم ہو رہے ہیں - لیکن بڑے بھائی صاحب مارے خوف کے اپنے مقام لامکان سے باہر نکلنے کا نام نہیں لیتے - اور ہر وقت اپنے ساتھہ دو فرشتے (پولیس) لئے پھرتے ہیں - ایسا نہ ہو کہ چھوٹے بھائی صاحب کے حوارئین انکو پھانسی پر چڑھاویں

ارے میاں تم آدمی ہو یا .... یہہ آج اول فول کیوں بک رہے ہو - یہہ قادیانی صاحب کون ہیں؟ اور دہلی میں مسیح موعود کون پیدا ہوئے ہیں - کچھ ٹھیک ٹھیک بولو - ای حضرت سنئے قادیاں پنجاب کے ایک مقام کا نام ہے - وہاں کے رہنے والے کوئی مرزا غلام احمد ہیں - اُنکو دعویٰ ہے کہ ہم مسیح موعود ہیں - اسکے لئے دہلی کے مولویوں سے وہ بحثا بحثی کرنیکی غرض سے دہلی مرحوم کو سدھارے تھے - لیکن وہاں اُنکے بڑے باداجان نے اپنے ایک دوسرے بیٹے کو بھیجدیا - جانئے اب کیا تھا - لگی میچی دو کوڑی بلنے - مگر یار چھوٹے خدا صاحب تھوڑا زبردست معلوم ہوتے ہیں - انہوں نے تابڑ توڑ اشتہاری وحی نازل کرنی شروع کردی - کہ مسیح موعود ہم ہیں تو اب بتلایئے - کہ پہلے تو گندم تھا اب پگڈم ہوا کہ نہیں - زمانہ نے جب ہزاروں ترقیاں کی ہیں - تو بھلا خدا کا پیدا کرلینا کونسی بڑی بات تھی - میاں لعنت بھیجو یہہ لوگ پُرانے چھٹے ہوئے شہدے معلوم ہوتے ہیں - اور کچھ ہونا ہوانا خاک نہیں - روٹیوں کے کما کھانے کو ان اُٹھائی گیروں نے یہہ سب دل لگیاں نکالی ہیں - حضرت ممکن ہے کہ آپ ہی کا کہنا سچ ہو - لیکن خلقت بھیڑیا دھسان اُنکے پیچھے لگی پھرتی ہے - بعض آپکے ہمسر بھی اُنکے مسیح موعود ہونے پر ایمان لاچکے ہیں - پھر میں حیران ہوں کہ ان پانچ خداؤں میں سے اپنے کو کس خدا کا بندہ سمجھوں - بوڑھے اور پُرانے خدا میاں کا بندہ تو برسوں رہ چکا - طبیعت بھی اُکتا گئی رات دن ہر ہر بات پر ناحق بھی الزام کا ٹوکرا خدا میاں کے حوالے ہوتا رہتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ تھوڑے دنوں کے لئے خدا صاحب کو بدل ڈالوں - چھوٹے خداؤں میں سے جس خدا نے میری خاطرداری زیادہ کی ہوگی بس میں اُسکا بندہ - بات بھی واقعی یوں ہی سچ ہوتی چلی آتی ہے - کہ بیچارے بوڑھے اور ان دیکھے خدا میاں تو اپنی بُرائی لیکر کے فقیر بن رہے ہیں - تقدیر - تدبیر - الم - غم - خاک بھوس - اور خدا جانے کیا کیا قصّے لگا رکھے ہیں - ہاں بس چھوٹے خداؤں کی کارروائیاں ہمکو بھی پسند ہیں اپنے بندوں کو روپیہ پیسہ گھر بار - بلکہ جورو بیٹی تک دے ڈالتے ہیں - مزے سے بندہ بھی دن رات عیش کرتا اور ڈنڈ پیلتا ہے - اگر آپ کو یقین نہ آئے تو کسی خدا پر ایمان لاکے دیکھ لیجئے نا - بڑی بات کیا ہے؟ ای واہ سبحان اللہ! تمہاری طرح سے میں کچھ خبطی تھوڑا ہی ہوں - کہ آپ سے آپ سیدھی راہ چھوڑ کر ٹیڑھی اور انگھٹ راہ چلوں - کسی ظاہر اور دنیادار خدا کی پرستش کروں - میاں سُنو! خدا کی تعریف سب سے

بڑی بیہودہ ہی - کہ وہ ان دیکھی کسی کو سوجھائی نہیں دیتا اجی تب اس سے انکار کس سخرے کو ہی - میں تو اُنکے بیٹوں اور روح القدس کی خدائی پر بحث کرتا ہوں - اور خدا کو مانتا ہوں :: ارے میاں اپنے مُنھہ پر تھپڑ مارو - خدا ان سب باتوں سے بے لوث ہو - خدا کی جورو اور بیٹے نہیں ہیں نہ اُنکے ماں باپ ہیں - اگر ایسا ہوتا تو بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتیں - اور عیسائی حضرات کی عقل پر تو پتھر پڑے ہیں ناحق بھی وہ ایسی بے سر و پا باتوں پر ایمان لائے ہوئے ہیں - دوسرے تمہیں خیال کرو - کہ اگر قادیانی صاحب مسیح موعود ہیں - اور بزعم خود اپنے کو پیغمبر مانتے ہیں - تو عیسائی حضرات انکی اُمت میں ٹھہرے - اور اسوقت انگلش گورنمنٹ کا زمانہ ہی - گویا سلطنت انکی ہی - تو پھر اُنکو ڈر کاہیکا - پھر وہ حفاظت جان کے لئے فرشتوں کو کیوں اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں - اسی سے سمجھ لو کہ وہ اُٹھائی گیرے ہیں :: اور انہیں کی دیکھا دیکھی ایک دوسرے صاحب بھی مسیح موعود بن بیٹھے چلئے اب کیا ہی :- ع

خوب گذریگی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

پھر ایسی حالت میں کسی کو بھی مسیح موعود سمجھنا سوائے جہالت اور ناوانی کے اور کیا کہا جا سکتا ہو - حضرت آپ کہتے تو ہیں ٹھیک لیکن آپ جانتے ہیں پھر اسند وہ نیچر - جبتک ان حضرات کی خدائی کا کوئی تصفیہ نہ ہو چکیگا تبتک بندہ تو وصل بل یقین اور مذبذب الایمان بنا رہیگا - اے جہنم میں جاؤ مجھکو کیا - میں نے تمکو سمجھا دیا - کہ یہہ لوگ نرے خدائی خوار - نقے چکے - اور پُرانے شہدے ہیں "

بقول مشہور "نقل کفر کفر نہ باشد" ہم نے مضمون بالا کو اس لئے نقل کیا ہو تا کہ محمدی طبیعت کا حال عوام پر ظاہر کیا جائے ⁘ ایڈیٹر

نور افشاں کے لایق و فایق نامہ نگار ہرن کھل

صاحب امرتسری کے قلم نگارین رقم سے نکلا ہوا - ہاتھہ کان - آنکھہ - زبان کا ایک دلچسپ مناظرہ برائے اندراج ہمارے پاس پُہنچا ہی :: جسکو ہم بہرہ مراسلات میں درج کرتے ہیں - مناظرہ مذکورہ نہایت پُرنصیحت و معنی خیز ہی - اور یقین ہی کہ ہمارے ناظرین بدلچسپی اسکو پڑھینگے - چونکہ مضمون کسیقدر طویل ہی لہذا بدفعات سلسلہ وار درج اخبار ہوگا ⁘

مُراسلات

ہاتھہ - کان - آنکھہ - زبان - کا دلچسپ مناظرہ

اعظائے جسم انسانی نے ایک دفعہ باہم کمیٹی کی - کہ ہم سب میں سے کسی ایک کو بادشاہ مقرر کرنا چاہئے - تاکہ ہر ایک کام انتظام اور خوش اسلوبی سے عمل میں آیا کرے :: عضوؤں میں سے چار حقداروں نے اپنی اپنی فضیلت بیان کرکے اس معزز عہدے کے مستحق ہونے کے دلایل پیش کئے :: اوّل ہاتھہ نے اپنا پنج شاخہ علم کھڑا کرکے کہا کہ :-

حاضرین مجلس ! میں تمام جسم کے اعضاء میں سے چابک دست اور کار گذار ہوں :: ید قدرت نے بادشاہت کے عہدے کے لایق مجھے ہی بنایا ہی :: آپ ذری غور سے ملاحظہ فرمائیگا - کہ قدرت نے کس خوش اسلوبی اور خوبصورتی سے میرے ساتھ پانچ انگلیاں لگائیں - جو بے تکان آسانی سے حرکت کر سکتی ہیں :: گویا ایک زندہ و پرکار ہوں :: یا یوں کہیں کہ ہر ایک انگلی میں نازک اور پختہ قبضے لگے ہیں کہ بار بار بند کرنے اور کھولنے سے نہ گھستے ہیں نہ ٹوٹتے ہیں - بلکہ بار بار کی بند و کشاد میں مضبوط ہوتے - اور زور پکڑتے ہیں - برخلاف کسی دھاتی قبضوں کے کہ جو بار بار کے استعمال سے گھس کر ٹوٹ جاتے ہیں :: ہر ایک انگلی تین تین بل کھا سکتی ہی :: جب میں کام کرتا ہوں - اور مجھے طاقت درکار ہوتی ہی - تو جسم بھر کے اعضا میں سے نسوں کی تار برقی کے ذریعہ سے جسقدر چاہتا ہوں آسانی سے کشش کر لیتا ہوں :: میں اپنے آپ کو ہر طرف پھرا سکتا اور سید ہا اشارہ رکھکر بند و کشاد کا کام لینا - گویا میرا ہتھیلی پر سرسوں جمانا - یا معجزہ ید بیضا ہی :: حواس خمسہ کی قوتیں قدرت نے مجھ میں کوٹ کوٹ کر ناخنوں تک بھر دی ہیں - کہ ذرہ سے چھوٹے سے ہر ایک چیز کی کیفیت یوں معلوم کر لیتا ہوں - جیسے ہر ایک بو کو دماغ ⁘ جو جو کام میں ایک دن میں کرتا ہوں - اگر انکا مفصل بیان آپ کے سامنے شروع کروں - تو وہ تقریر کئی دن میں ختم نہ ہوگی :: ہر ایک چیز کو پکڑنا اُٹھانے - گرانے - دھکیلنے - اینٹ پتھر مارنے کے سبب سے قدرت نے مجھے زندہ فلاخن کا خطاب دے رکھا ہی :: اشاروں سے کلام کرنے - کھیت میں بیج بونے - یا فصل کاٹنے - میدان میں تلوار چلانے - مُصنف اور کاتب قلم اُٹھانے - جراح نشتر سے خون بہانے - مصور تصویر بنانے - بُت تراش پتھر سے بُت تراشنے میں - بلکہ دُنیا بھر کے اہل حرفہ میری ہی مدد کے محتاج اور دست نگر ہیں - دنیا بھر کی اعلیٰ ادنیٰ عمارتیں جو آنکھہ دیکھتی یا کان سنتے - یا زبان جنکا مذکور کرتی ہی - کوئی پوچھے یہہ کسکا ایجاد - یا کون انکا بانی مبانی ہی - تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ میرے مخالفوں کی زبان سے بھی یہی جواب نکلے گا - کہ خان بہادر خان ہاتھہ کی ادنیٰ توجہ :: اور کوئی تم سے

جو پوچھے کہ دنیا بھر کے لکڑی کے کام کس بڑھئی کا نتیجہ علت نمائی ہیں - تو بے مبالغہ اور بے سوچے سمجھے زبان کے مُنہہ سے اسی کوتاہ دست کا نام نکلیگا :: اور دور اندیش اور دوربین آنکھ کے اشارے کا اشارًا الیہ بندہ درگاہ ہی ہوگا +

روئے زمین کے باغوں کی باغبانی - اور دُنیا بھر کے شہروں کی معماری کا لقب مجھے ہی زیبا اور سجتا ہی :: سڑکوں کی داغ بیلیں - قلعوں کی بنائیں - جہاز سازی اور جہاز رانی کے کام - میری ہی محنت کا نتیجہ ہیں :: دُنیا بھر کے خرید فروخت کے معاملات کی بنیادیں مجھ پر ہی لگتی ہیں بچے - جوان - بوڑھے - اظہار الفت کیوقت مجھ ہی سے ہاتھ ملاتے ہیں :: ماباپ اپنے بچّوں - اور بزرگ خوردوں اور یتیموں کے سروں پر شفقت سے دست مالیاں کرنے اور برکتیں دیتے ہیں :: غرض جدھر تدھر دیکھو میرے ہی کار نمایاں کے جلوے تذکرے اور اشارے پاؤگے - صاحبو اسب و روز کی کارگذاریوں سے تھکتا نہیں - پر اُن خدمات کے جو ہر وقت مجھ سے سرزد ہوتی ہیں - شمار کرنے - اور اشارات سے بتانے سے ڈرتا ہوں - کہ انگلیوں کی گرہیں گھس نہ جائیں - اور بے حس نہ ہو جاؤں :: حاضرین بائیں ہمہ خدمات سابق الذکر کے لحاظ سے کیا میں بادشاہ ہونیکا مستحق نہیں ہوں ؟ - اس سبب سے اگر فخریہ کہوں کہ

مختصر قصہ یہہ آخر بات ہی -
کاروبار عالم میرے سب ہاتھ ہی
تو کیا کچھ مبالغہ میں داخل ہی - ہرگز ہرگز نہیں +

(باقی واشتہ)

راقم
موہن لعل - امرتسر

دُنیا میں مذاہب کی آمدورفت

دُنیا میں مذاہب کی آمدورفت کی کیا وجہہ ہی ؟ -

کیونکہ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہی - کہ وہ ایسے نہیں بنے ہیں کہ ایک عالمگیر مذہب ہونے کے قابل ہو سکیں - اور نہ اُنکے بانیوں کی یہہ غرض ہی تھی :: ہر ایک مذہب جو انسان کی سیرت کا بانی نہیں ہی - وہ عالمگیر ہو ہی نہیں سکتا :: مذہب کا اصل منشا نہ سمجھنے کے سبب سے لوگوں کو مذہب ایجاد کرنے کی کچھ عادت ہو گئی ہی - اور نتیجہ یہہ ہوتا رہا ہی کہ ایک مذہب آتا اور جاتا رہا ہی - اور یوں وہ لوگوں کے دماغ کی ہوا خوری کو مذہب ٹھہرتے رہے ہیں +

یہہ بات سچ ہی کہ قریبًا ہر ایک مذہب میں کسی قوت - یا چیز کو (اُس کا وجود ہو خواہ نہ ہو) اپنے سے زور آور سمجھ کر ایسا کچھ مانا گیا ہی جسکی وقتًا فوقتًا تعظیم کی جاوے :: جیسا قدیم یونانی اور رومی ہر ایک چیز کا ایک دیوتا مانتے تھے - اور ہندو مانتے ہیں - جیسے اندر اگنی - وایو - ماروت - وشنو - اور لچھمی - شیو - اور پاربتی :: قدیم شامی قوموں میں ایل - یا الہہ جس کو عرب میں محمد صاحب نے بنی اسرائیل کے خدا یہوواہ کی صفات منسوب کیں - اور الہہ کو ال الہہ (اللہ) کرکے بیان کیا :: خیر اپنے سے اعلیٰ خواہ کسی چیز - یا قوت - یا فرضی وجود کو کسیطرح مانا - کچھ نہ کچھ ماننا ضرور - مگر اُنکو ماننے کے لئے جو جو بندوبست کئے گئے اُنکی بابت معلوم کرنا چاہئے - کہ کیوں ایسے بندوبست تجویز کئے گئے :: دیکھا جاتا ہی - کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ دُنیاوی خصوصیت ہی - اب وہ خصوصیت کس قسم کی ہی - اور مذہب بنانے میں اُس کا کہانتک اثر ہوا ہی +

اوّل دیکھا جاتا ہی - اور اگلی کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ آب وہوا کا بہت سی مذہبی باتوں پر اثر ہی - یعنی جیسی کسی ملک کی آب وہوا ہی اُسکے مطابق اُس ملک میں مذہبی دستور جاری کئے گئے :: چنانچہ گرم ملکوں میں پانی مذہب میں ایک جُزو ہی - اشنان یا غسل اور وضو پر کئی ایک باتوں کا بوجھ ہی - یہہ باتیں عبادت کا ضروری جزو ٹھہرائی گئی ہیں - اُنکے بغیر عبادت ناقص قرار دی جاتی ہی - انسے عبادت کی عبادت اور ساتھ ہی تفریح طبع بھی ہو جاتی ہی - پھر گرم ملکوں میں سایہ دار جگہوں کی ضرورت ہوتی ہی - مکان ہوں خواہ درختوں کی جھنگیاں - دھوپ سے بچنے کیواسطے یہہ مصنوعی اور قدرتی ذریعے ہیں - اس لئے لوگ مکان بناتے - اور درخت لگاتے ہیں :: اب دیکھا جاتا ہی - اور قدیم زمانوں سے یہہ رواج ہی - کہ دیوتوں یا وہ جسکو خدا کرکے مانا جاتا ہی - اُنکی خوشنودی بھی ایسی جگہوں میں قرار دی گئی ہی دیوتوں کو درختوں کے نیچے بٹھایا جاتا ہی - اور پُرانے اور بڑے درختوں کی تعظیم کی جاتی ہی :: اور جسطرح لوگ اپنے لئے مکان بناتے - اُنکے لئے بھی مندریں - اور مسجدیں - اور خانقاہیں بنانا - نیکی تصور کیا جاتا ہی - اور نیکی بھی ایسی جس سے ہزاروں برائیاں دور ہو جاتی ہیں اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہی - کہ ایسی تدبیروں سے ایک طرف تو اپنا جسمانی آرام ہی - اور دوسری طرف ثواب آخرت بھی اُسی میں آ گیا :: بنی اسرائیل میں بھی اس قسم کے دستور ڈالے گئے تھے - مگر وہ نہ ہمیشہ کے لئے تھے - اور نہ سب کے لئے - بلکہ اُس ایک مخصوص قوم کے لئے (استثنا ۷ - ۶ و ۱۱) اور نتیجہ یہہ ہوا - کہ وہ آئے اور گئے - عیسوی مذہب کے پیروؤں کو بھی دیکھا جاتا ہی - کہ نہانے دھونے میں بڑے بڑھکر ہیں - اور عبادت کے لئے مکان بناتے اور اُنمیں کرسیاں یا بنچ دھرتے اور گرمیوں میں پنکھے لگاتے ہیں - مگر عیسائیوں میں بڑی خوبی کی بات یہہ ہی - کہ یہہ سب کچھ وہ اپنے آرام اور

خوشنمائی کے واسطے کرتے ہیں۔ اور اس لئے نہیں کہ وہ انمیں کچھہ ثواب مانتے ہیں۔ اور یا عبادت کا لازمی جزو قرار دیتے ہیں۔ بر اُنکا اعتقاد یہہ ہو کہ "خدا روح ہو۔ اور اسکے پرستاروں پر فرض ہو۔ کہ روح اور راستی سے خدا کی پرستش کریں"۔ بدنی ریاضت کو وہ عبادت نہیں جانتے۔ اور یہہ اصول ایسا ہو۔ کہ آب و ہوا اور مکان کا اُسپر اثر نہ ہو۔ یہہ اصول انسانیت کے متعلق اور انسان کی سیرت روحانی کے متعلق ہو۔ ہر ملک اور ہر آب ہوا میں اپنا زور رکھتا ہو۔ ایسا ہی مذہب ایک عالمگیر مذہب ہو سکتا ہو +

دوم۔ لوگوں کی عادات اور طبیعت مذہبوں کی ساخت کے لئے ایک اَور زبردست ذریعہ رہا ہو اگرچہ یہہ سبب ظاہر نہیں کیا جاتا ہو۔ مگر فی الواقع یہہ ایک موجب کئی مذاہب کی آمد کا معلوم ہوتا ہو۔ لوگوں کی طبیعت لگی اور قومی دستوروں کی مانند جس بات سے طبیعت خوش ہوتی۔ اور آرام و آسایش اسمیں معلوم ہوا۔ اُسی بات کا دستور پڑ گیا۔ اور رفتہ رفتہ اُسکی پیروی کے لوگ عادی ہو گئے۔ اور مابعد کی پشتوں نے اسکو اپنا اپنا قومی دستور مانا۔ اسیطرح مذہبوں میں بھی کئی باتیں لوگوں کے مذاق کی بنا پر جاری کی گئی ہیں۔ اور وہ بھی ایسی کہ قومی خصوصیت سے محدود ہیں۔ ایک کا رواج دوسری قوم میں نہیں ہوتا۔ اور بعض حالتوں میں دوسروں کا اسکو اختیار کرنا صرف اسوجہہ سے ناگوار ہوتا ہو۔ کہ وہ کسی غیر قوم کا دستور ہو۔ مثلاً تیرتھہ۔ حج۔ ستی۔ نکاح۔ مُردوں کی پرستش۔ فاقہ یا روزہ یا برت۔ پوجا۔ نماز۔ حج کی بابت ہم تواریخ سے معلوم کرتے ہیں کہ حج کرنا یعنی سنگ اسود کی تعظیم کے لئے فراہم ہونا اہل عرب کا ایک پُرانا دستور تھا اب اپنی قوم کے اس پُرانے دستور کو بانی اسلام نے اپنے مذہب میں داخل کر لیا۔ اور لوگوں کی طبیعت کے میلان پر اپنے مایل ہونے کو خدا کی طرف سے قرار دیا۔ اور اسکو ثواب آخرت کا موجب ٹھہرایا۔ ہندوستان میں ہندو اپنے بزرگوں کے دستور کے موافق کاشی۔ اور گیا۔ اور ہردوار کو ثواب کی جگہہ مانتے ہیں۔ اور دکھن میں اَور جگہیں ہیں۔ جنکو لوگ ایسا ہی پاک سمجھتے ہیں۔ محمد صاحب نے دوسرے ملکوں کے تیرتھوں کی پروا نہ کی (شاید خبر نہ تھی) اور یونانیوں نے کعبہ کی پروا نہ کی۔ اور اپنے ملک میں قوقونا کو الاہوں کی سکونتگاہ مانا تھا۔ پھر نکاح اور طلاق کا رواج بھی بہت آب و ہوا پر منحصر ہوتا ہو۔ ہر ملک میں لوگ بقار نسل کی قوت و شوق رکھتے ہیں۔ مگر بعض ملکوں میں آب ہوا کی تاثیر سے لوگ اور ملکوں کی نسبت زیادہ شہوت پرست ہو جاتے ہیں۔ اُن ملکوں میں محنت کشی کم ہوتی ہو۔ اور لوگ کاہل ہوتے ہیں۔ اور شہوت پرستی کے سوا اور شغل انہیں نظر نہیں آتا۔ یہہ طبیعت اور عادت کئی ایک مذہبی دستوروں کی ساخت کے موجب ہیں۔ یعنی مذہب کو ایسے ڈھنگ سے بنایا ہو کہ اُس طبیعت کو رنج واقع نہ ہو۔ یجر وید کے زمانہ کے آریوں کی یہی طبیعت تھی۔ یجر وید کی تعلیم خود ہی اس بات کی شاہد ہو۔ اسلام میں جو باتیں نکاح اور طلاق کی بابت فرمائی گئی تھیں۔ وہ عرب کی طبیعت اور عادت پر مبنی تھیں۔ مگر بانی اسلام نے اُنکو خدا کیطرف سے بتلایا۔ اگر اسلام پنجاب میں جاری ہوتا۔ تو وہ ایسا اسلام نہ ہوتا جیسا عرب میں جاری ہوا۔ کیونکہ اسمیں ملک عرب کی آب و ہوا۔ اور اہل عرب کی طبیعت اور عادتوں کی بہت بو آئی ہو۔ جو پنجاب میں پیدا ہونے سے نہ ہوتی۔ پھر ہندوؤں میں بچپن کے نکاح میں۔ اور بیوگان کے منع نکاح میں وہ دُنیاوی اور قومی فایدے تصور کئے گئے۔ جو اوروں کے نزدیک ظلم قرار دئے جاتے ہیں۔ اور یہہ دونوں باتیں مذہب میں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ حتی کہ اُن کے برخلاف کرنا دھرم شاستر کے برخلاف عمل کرنا ہو۔ اگر منو کا شاستر کسی اور قوم میں لکھا جاتا۔ تو ایسی وہمی خود غرضی کی بندشیں ہرگز جنت قرار نہ دیجاتیں۔ یہہ باتیں ہندوؤں ہی میں ختم ہیں۔ اور انہی سے خصوصیت رکھتی ہیں۔ ایسی باتیں عالمگیر نہیں ہو سکتیں اور اسی لئے اُنکی آمد پر اب رفت کا زمانہ طاری ہو۔ پھر کسی ہونیکا رواج خواہ کسی غرض سے ہوا۔ مگر اُسکی آمد و رفت ظاہر ہو +

لڑائی۔ دُنیا میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا رہا ہو۔ کہ ایک قوم کا دوسری سے جنگ ہو۔ حکومت۔ یا دوسروں کی دولت کا طمع۔ اسباب کو دلوں میں بھڑکانیوالے سبب ہیں۔ یہہ باتیں حاصل کرنے کے لئے ایک قوم دوسری پر کبھی کوئی عذر دھر کے۔ اور کبھی یونہی۔ اور کبھی ترویج مذہب کے بہانے سے لڑائی کرتی رہی ہو۔ حتی کہ بعض قوموں میں جنگ کرنا ایک مذہبی اصول قایم کیا گیا۔ اور موجب خوشنودی اپنے خدا۔ یا دیوتوں کا قرار دیا گیا۔ اور نیز موجب ثواب آخرت ٹھہرایا گیا۔ اور بزدلوں کی مذمت بیان کی گئی تھی۔ چنانچہ بانی اسلام نے اپنی اس طبیعت کی بنا پر جہاد۔ یعنی دینی لڑائی کا قانون قایم کیا۔ اور ثواب آخرت اُسپر منحصر رکھا۔ ایسا ہی ویدوں کے بانیوں کا حال تھا۔ وہ بھی دشمنوں کو جو اُنکے ہم مذہب نہ تھے مارنا دھرم جانتے تھے۔ مگر یہہ سب بندوبست آئے اور گئے۔ اور قایم نہ رہ سکے۔ ایسی قومی یا شخصی طبیعت انسان کی سیرت کو ڈھالنے والا سانچا نہ تھی۔ لیکن ایک اتفاقیہ جوش تھا۔ جسکے مطابق ہمیشہ عمل نہیں ہو سکتا +

مذاہب کی ساخت کی جستجو کرتے ہوئے۔ ہمیں انصافاً یہہ کہنا پڑتا ہو کہ صرف دین عیسوی ایسا معلوم ہوتا ہو۔ کہ جس میں کوئی بات ایسی نہیں جو انسانیت کی کامل سیرت کو قایم کرنیوالی نہ ہو۔ اسکے قوانین آب و ہوا۔ یا کسی قوم۔ یا شخص کی طبیعت یا عادت پر مبنی نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے ہیں

کر گو تمک بہودیہ میں فرمائے گئے۔ تاہم ہر ایک ملک۔ اور ہر قوم کے لئے کافی اور مناسب ہیں :: اول تو اُنمیں وہ باتیں جو اور مذاہب میں خوشنودیٔ خدا۔ اور ثواب آخرت قرار دی گئی ہیں۔ بُری اور فضول کر کے ترک کی گئی ہیں :: اور پھر وہ باتیں فرمائی گئی ہیں جو بہر حال انسانیت کے لئے فایدہ مند۔ اور عبادت الہی کے مناسب ہیں :: اسکی طرز روزہ اور نماز۔ اور خیرات۔ اور دیگر سب روحانی امور بھی ایسے ہیں۔ کہ آب وہوا۔ اور قومی۔ اور شخصی طبیعت کو اپنے مطابق بناویں۔ نہ کہ آپ اُنکے مطابق بنائے گئے ہیں :: کسی ملک کی آب وہوا کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ طبیعت گنہگار کی رعایت کی گئی ہے :: بلکہ وہ ایسا مذہب ہے۔ کہ کنعان۔ اور عرب۔ اور ہند۔ اور چین۔ روس وروم انگلستان۔ اور یونان کے واسطے یکساں ہے :: اور یہی سبب ہے۔ کہ جیوں جیوں لوگ اسکو سمجھتے ہیں عیسائی ہوتے جاتے ہیں :: اور اگر عیسائی نہیں ہوتے۔ تو اپنے اپنے مذہبوں میں اسکے مطابق اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں :: مگر یاد رہے کہ اگر پوری پوری اصلاح کریں۔ تو اُنکے قومی مذہب اُن اصلاحوں میں چھپ جائینگے :: اور ابتک جو کچھ دین عیسوی اپنے کاموں سے ثابت ہوا ہے۔ وہ یہی ثابت ہوا ہے۔ کہ وہی ایک عالمگیر مذہب ہونے کے قابل ہے۔ جو انسانیت کو سرفراز کر سکتا ہے۔ اور ایک دفعہ پھر اسکو اسکے خدا۔ اور خالق پاک سے ملا سکتا ہے۔ اور اسکی یہہ حالت اسکے زایل ہونیکی مانع ہے۔ اور مثل اور مذاہب کے اسکی بابت نہیں کہہ سکتے۔ کہ۔ این ہم آمد ورفت :: جو جو قیود اور حدود ملکی اور قومی روحانی شریعت پر بنی اسرائیل میں لگائے گئے تھے۔ اُن سے روحانی شریعت کو آزاد کر کے کل عالم کے لئے واجب ٹھہرایا گیا ہے۔ (دیکھو متی رسول کی انجیل باب پانچ و چھ وسات) اور ویسی قیود اور حدود ہر مذہب میں مسیح خداوند کی شریعت سے جھڑ جاتی ہیں اور وہ مذہب مذہب نہیں رہتے ◆

سوم۔ بُت پرستی۔ یہہ ایک اور امر ہے۔ جو دُنیا میں بہتیرے مذاہب کی آمد ورفت کا موجب رہی ہے :: خدا کی سچی پہچان کا دل سے ضایع ہونا ہر قسم کی بت پرستی کا موجب ہے۔ بُت پرستی دو قسم کی معلوم ہوتی ہے۔ ایک قسم وہ ہے جو کسی چیز کو خدا کی جا بجا ٹھہرا کر تعظیم کے لایق بتلاتی ہے :: ہمہ اوست کی تعلیم اس قسم کی بُت پرستی کی ماں ہے :: دوسری قسم وہ جو کسی چیز کو خدا نہیں ٹھہراتی۔ تو بھی اسکی تعظیم کو جائز اور بشرط ثواب ٹھہراتی ہے۔ اور اُس سے اُن باتوں کی اُمید کیجاتی ہے۔ جو وہ کسی حالت میں دینے کی قدرت نہیں رکھتیں :: ہندوؤں کی بت پرستی بہت کچھ پہلی قسم کے متعلق اور رومن کیتھلکوں اور محمدیوں کی بت پرستی دوسرے قسم کے متعلق ہے :: چنانچہ سورج۔ اور بجلی اور آگ۔ اور ہوا وغیرہ ویدک ہندوؤں میں۔ اور اوتار وغیرہ پرانوں والے ہندوؤں میں خدا کے مانے جاتے تھے۔ اور مانے جاتے ہیں۔ قبر پرستی۔ اور پیر پرستی۔ اور کعبہ پرستی مسلمانوں میں۔ اور پوپ پرستی اور رسولوں۔ اور مریم۔ اور مسیح کی مورت کی پرستش رومن کیتھلکوں میں جاری ہوئی اور ابتک ہیں۔ مگر دین عیسوی ہر دو قسم بت پرستی کو رد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بت کچھ چیز نہیں۔ اور جنکو لوگ خدا کہکے مانتے ہیں وہ حقیقت میں خدا نہیں۔ اور خدا سب چیزوں کا خالق ہے۔ نہ کہ وہ خود ہی یہہ چیزیں ہے :: خدا ہی سب کو زندگی اور سانس بخشتا ہے۔ وہی نجات دینے والا خدا ہے۔ وہی دُعائیں سُن سکتا ہے۔ کیونکہ وہی قادر مطلق ہے۔ وہی ہماری تعظیم کے لایق ہے :: ماباپ کو وہ عزت دینی چاہیے جو اُنکا حق ہے۔ اور بادشاہ کو بادشاہ کا حق :: یہی سبب ہے کہ سچے عیسائی نہ کسی مورت کو پوجتے نہ قبروں کو مانتے۔ نہ پتھروں کی پرستش کرتے اور نہ پیری چیزوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ البتہ جو استعمال اُن چیزوں کا ہو سکتا ہے۔ اُنکو اُس استعمال میں لاتے ہیں۔ اور خدا کو روح بے مثل مانتے۔ اور روح وراستی سے اُسکی پرستش کرتے ہیں۔ غیر قومیں اپنی بت پرستی کی رو سے۔ اور اُن امورات کے رو سے جو اُسکے متعلق ٹھہرائی گئی ہیں۔ ثواب آخرت۔ یعنی گناہ کی بخشش اور نجات کمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایسے کاموں کو اعمال حسنہ قرار دیکر جنت کی اُمید رکھتے۔ مگر ظاہر ہے کہ سوائے چند ایک باتوں کے ہر ایک مُلک کی بُت پرستی جسنے اُس مُلک کے مذہب کو جاری کروایا۔ دوسرے ملک میں کار آمد نہیں۔ نہ ہر ملک میں گنگا ہے۔ نہ ہر ملک میں مکہ۔ بت پرستی بھی قومی اور ملکی خصوصیت رکھتی ہے۔ اور اُسکا اسی سبب سے دنیا میں آنا جانا لگا رہا ہے۔ بہتیرے ملکوں میں سے تو بالکل چلدی ہے :: اصل میں اِن چیزوں کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ روحانی انسانیت کو اِن سے کچھ فایدہ نہیں بلکہ عموماً جسمانی فایدہ بھی نہیں ہوتا۔ ایسے مذہب دنیا میں لانے سے کیا فایدہ ہے۔ انکو جانے دو۔ اور پاکیزگی اور راستبازی بتلانیوالے مذہب کی پیروی جو نہ پانی لاگ۔ نہ چُولھے کی راکھ۔ نہ پتھر کی رگڑ سے۔ نہ بجلی کی چمک سے۔ نہ صبح کی ہوا سے۔ اور نہ کسی بشر زندہ و مُردہ سے۔ لیکن ابن خدا اور خدا کی روح سے حاصل ہو سکتی ہیں :: ہر ملک و ہر قوم میں یکساں "اپنے اپنے مذہب" والا سقولہ چھوڑ دو۔ اور دین عیسوی کی پیروی کرو۔ جس کا بندوبست عالمگیر ہے۔ اور انسانیت کو کامل کرنیوالا ہے ◆

راقم

(پادری) جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس گجرانوالہ

واقعات اور رائیں

پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸ ہزار اخبار چھپتے ہیں۔ وہاں کے قصبات کی قریباً پندرہ یا سولہ سو کے آبادی اوسط ہوتی ہے۔ اور ہر قصبہ اخبار ہی کو امداد دیتا ہے۔ اسلئے کہہ سکتے ہیں کہ امریکہ میں اخبار چھپوانے بہت ہیں۔ تاہم اُنمیں چھ ہزار ایسے ہیں کہ جنکی اوسط اشاعت چھ سو ہے۔: کیا کوئی ہندوستان کے اخباروں کی اوسط اشاعت بتا سکتا ہے۔ شاید یہہ سو کے قریب ہے +

معزز ہمعصر آفتاب پنجاب رقمطراز ہے کہ جودھپور کے بازار میں ایک سوداگر کی دوکان میں لڑکوں کے پٹاخہ سے آگ لگ گئی کہ جسمیں تیل کے پیپے زیادہ ہونیکے باعث قریب کی دو دوکان بھی جل گئیں۔ دو تین آدمی بھی بھینٹ چڑھ گئے۔ ایک عورت کی نسبت آج کے روز سنا گیا کہ وہ بچاری آگ کے صدمہ سے مر گئی +

الموڑہ میں پچھلے دنوں ایک ہندو کے عیسائی کرنے پر جو ہندوؤں نے فساد کیا تھا اسکی پاداش میں تین سرغنوں کو سزائیں دیگئیں۔ دو کو ایک ایک ماہ کی قید کی گئی اور ایک سال تک ایک ایک ہزار روپیہ کے مچلکے لئے گئے۔ تیسرے کو دو ہفتہ قید ہوئی اور سو روپیہ کا مچلکہ لیا گیا۔ تین اور شخصوں کو بجرم فساد تیس تیس روپے جرمانہ ہوا +

جہلم میں ایک کیمیا گر فقیر نے ایک بزاز کو معمولی دھوکے میں پھانس کر ایسا مونڈا کہ عمر بھر یاد کریگا۔: فقیر صاحب نے ایک پیسہ مانگ کر چلم میں رکھا اور اشرفی بناکر اسکو حوالہ کی۔ بزاز نے فقیر کے پاؤں پکڑ لئے۔ ٹھگ بابا صاحب نے خوش ہوکر کہا۔ کہ لا کتنا مال تیرے پاس ہے۔ اُس سادہ لوح نے کل پونجی لاکر حوالہ کی جو آٹھ سو روپیہ نقد تھا۔ تین روز تک فقیر صاحب وصولی رما کر بیٹھے رہے۔ بزاز بھی دیکھتا رہا۔ گرہن کے روز فقیر صاحب ندی پر نہانے گئے۔ اور ایسے گم ہوئے کہ ابتک پتہ نہیں۔ بزاز سر پٹک کر رہگیا۔ اور اپنی نادانی پر فراغت سے نظر ثانی کر رہا ہے +

پایونیر کا لاہوری کارسپانڈنٹ لکھتا ہے۔ کہ لاہور میں چوروں کی دلیری یہانتک بڑھ گئی ہے۔ کہ روز روشن میں بنگلوں میں سے چیزیں چرائے جاتے ہیں۔: وہ لکھتا ہے کہ ایک کنسٹیبل کو جو سڑک پر کھڑا ہوا تھا ایک اجنبی آدمی کو ایک احاطہ سے ہکانے کے لئے کہا گیا۔ تو اُس نے بافسوس کہا۔ کہ میرا علاقہ صرف سڑک پر ہے۔ اور احاطہ کے قریبی سے مجھکو کچھ تعلق نہیں ہے۔: کیا یہہ تعجب کی بات نہیں کہ درحالیکہ دو فیٹ کی دیوار کے کسی احاطہ میں دن کے وقت لاہور میں کوئی خون ہوجائے اور پولیس اُس سے کچھ تعلق نہ رکھے؟ +

پادری ایم اے لک ہرسٹ صاحب نے ہندوستان کی کمسن بیبیوں اور بیواؤں کی ردّی حالت دیکھ کر آسٹریلیا والوں سے استدعا کی ہے کہ انکی درستی حالت کے لئے ایک فنڈ پانچہزار پونڈ کا جمع کریں۔ ایک ہزار چار سو پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔: انکا ارادہ ہے کہ سکاچ لیڈیاں بھی اس کام میں حصہ لیں۔ اور انہیں امید ہے کہ اگر وہ ۲۰۰۰ پونڈ جمع کرنے میں کامیاب ہوئے تو دوسرے مہینے ہندوستان میں پہنچکر اپنا کام شروع کردینگے +

بقول کانپور گزٹ الہ آباد میں ایک بل کونسل میں پیش ہونیوالا ہے۔ جو تعداد مقرر کریگا کہ کسقدر آدمی ایک مکان میں رہیں۔ ایک قاعدہ مقرر ہوگا کہ جسکے بموجب میونسپل انسپکٹر مکانات کا معاینہ کرسکینگے۔: فی الحقیقت ایک تنگ مکان میں زیادہ آدمیوں کے رہنے سے مکان کی ہوا خراب ہوجاتی ہے۔ لیکن ہندوستان کے لوگ ایسی باتوں پر کم لحاظ کرتے ہیں +

اجمیر کا اخبار راجپوتانہ پترکا ناقل ہے۔ کہ ۱۵ نومبر کو جیپور کے پادری ٹرنل صاحب نے سانبھر میں پانچ آدمیوں کو بپتسمہ دیا۔: مسمّی رتنا جسکو دو مہینے پہلے بپتسمہ ملا تھا اُنکا گرو تھا۔ اور وہ اسکے ساتھ بہت روز سے عیسائی مذہب کی باتیں سُنتے اور سیکھتے رہے۔: بالآخر جب رتنا نے عیسائی مذہب کو اختیار کیا تو اُسنے اپنے چیلوں کو بھی کھینچ لیا۔ اور امید ہے کہ اُسکے چیلوں میں سے کتنے ہی اَور بھی عیسائی ہوجائینگے۔: اگر سب عیسائی اپنے رشتہ داروں۔ اور دوستوں کو مسیح کیطرف کھینچنے کی بدل کوشش کریں تو ضرور زیادہ ترقی ہوگی +

ہمعصر نیر ہند رقمطراز ہے کہ بھاگوالہ علاقہ نجیب آباد کے پولیس سٹیشن نجیب آباد میں چوکیدار نے رپورٹ دی کہ ایک فقیر نے ایک چماری پر بندوق چلائی اتفاقاً اُس چماری کے لڑکے کو گولی لگی اور وہ مر گیا۔ اس رپورٹ کے پہنچتے ہی منشی کندن لعل سب انسپکٹر بغرض تحقیقات موقع پر پہنچے۔ عند التحقیقات فقیر مذکور نے سب انسپکٹر موصوف کو بھی ایک گولی ماری۔ جسکے صدمہ سے وہ مر گئے۔ نعش بجنور میں آئی تھی۔ قاتل کا تاحال پتہ نہیں ملا +

اخبار عام ناقل ہے کہ نواب لفٹنٹ گورنر بنگالہ کے کیمپ میں چوری ہوئی۔ وہ دورہ کرتے ہوئے سونپور میں پہنچے تھے کہ رات کو چوروں نے نظر بچاکر دخل پایا۔ اور دو ہزار تین سو روپیہ کا اسباب اُڑا لیگئے۔ کسی پہرہ دار کو خبر نہ ہوئی۔ جو اسباب وہ لیگئے ہیں اسمیں دو کشتیاں بھی ہیں جو ڈھاکہ اور گیا کے لوگوں نے حضور ممدوح کو معہ ایڈرسوں کے بطور یادگار پیش کی تھیں جناب لیڈی الیٹ صاحبہ کے نہایت قیمتی اور تازہ بنے ہوئے کپڑے تھے۔ اور کچھ زیورات بھی تھے +

رفیق النسواں ناقل ہی کہ لکھنؤ میں چوری کی شکایتیں پھر زیادتی کے ساتھ سنی جاتی ہیں۔ پولیس کی سرگرمی و توجہ درکار ہی :: ہیضہ منحوس نے یہاں بھی اپنا قدم پھر اچند جوانوں کی اموات سے ماتم کا بازار گرم ہی :: بمقام گول دروازہ چوک بتاریخ ۱۲۔ نومبر قریب ۵ بجے شام کے ایک شخص کسی صاحب کی بگھی سے ایسا مضروب ہوا کہ جانبر نہ ہوسکا۔ چونکہ اُسوقت ایک برات بڑی دھوم دھام سے نکل رہی تھی اور شائقین کا مجمع دور دیہ سڑک پر پرا باندھے کھڑا تھا وہ شخص بھاگ نہ سکا :: دیکھیے پولیس کیا تحقیقات کرتی ہی :: ریلوے سٹیشن پر ۱۲ سے ۱۶ تاریخ تک جاتریوں کا بڑا ہی ہجمع رہا +

نواح آگرہ کے مشہور ڈاکو کنور راج کو معہ تین ہمراہیوں کے پولیس نے بڑی مشکلوں اور دقتوں کے بعد گرفتار کیا تھا۔ اسکے صلہ میں دو پولیس انسپکٹروں کو نواب لفٹنٹ گورنر نے دست خاص سے شمشیر عطا فرمائیں ان چاروں کی نسبت ہائیکورٹ سے سزائے پھانسی کا حکم بحال رہا ہی۔ ڈاکوؤں نے خواہش ظاہر کی ہی۔ کہ انہیں آگرہ میں پھانسی نہ دیجائے بلکہ دھولپور میں لٹکائے جائیں ! +

پایونیر مخبر ہی کہ مغل سرٹ کو جانیوالے ڈون ٹرین پانچ نمبر ۵ کی روانگی کے وقت مسافران بنارس کا ہجوم۔ جو پہلے سے وہاں موجود تھا اسقدر جھپٹا کہ ایک آدمی جو پلیٹ فارم کے کنارہ پر کھڑا تھا دھکا لگنے سے چلتی ہوئی ٹرین اور گاڑیوں کے بیچ گر گیا۔ اور پہیے اُسپر پھر گئے جس سے دو ٹکڑے ہوگیا جب اُٹھا یا گیا دریافت ہوا کہ یہہ کمبخت شخص کوئی نیپالی تھا۔ جو فوراً مرگیا +

تحفہ ہند لکھتا ہی کہ ۷ نومبر سنہ رواں کو بوقت ۸ بجے شب کے مسمّی غلام مولا باشندہ شیر کوٹ نے اپنی بیوی مسماۃ امیرن کو اس بات پر موگری سے مار ڈالا۔ کہ اُسنے کچھ روپیہ اپنے بھائی اور بھتیجے کو دیدیا تھا۔ ملزم نے خود تھانہ میں جاکر کہا کہ میں نے اپنی عورت کو مار ڈالا ہی بعد تحقیقات پولیس مقدمہ چالان ہوا۔ اور پھر ملزم مجنون بنگیا۔ ملاحظہ ڈاکٹر صاحب بہادر سے ظاہر ہوا کہ ملزم وہ مجنون نہیں ہی۔ مقدمہ بعد تحقیقات سپرد سشن ہوا۔ گواہان کی نسبت عدالت نے یہہ تجویز کیا کہ وہ مرتکب جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہوئے۔ کیونکہ اُنہوں نے سماعی بیان عدالت کے روبرو کیا۔ اور پولیس کے روبرو چشم دید بیان کیا تھا +

کانپور گزٹ ناقل ہی کہ سید نظیر حسین مفرور ملزم پر جو بڑے رئیس زادے ہیں مقدمہ مسماۃ سوزنگا جان وایمی وارنٹ جاری ہوا۔ جب گرفتار ہوگئے تین برس کی قید ہوگی :: اُنکے شریک بلاقی کو بھی تین برس کی قید اور چارسو روپیہ جرمانہ ہوا :: ایک اور شریف زادے ۲۸ بید کھاکے رہا ہوگئے :: جواڑکا گاڑی کے نیچے دبکر مرگیا تھا اُسکو ڈاکٹر نے دیکھکر بتلایا کہ شراب میں مدہوش تھا تحقیقات ہورہی ہی +

نامہ نگار نورافشاں لکھنؤ سے لکھتے ہیں کہ مولوی ہدایت رسول جنہوں نے ایک شیعہ کو مارا تھا ۴۵ روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے :: دوسرے مقدمہ میں جو چرچ مشن کے منادوں کو مارا تھا۔ بہاری لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے ڈیڑھ ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا حضرت کو ملی اور دو سو پچاس روپیہ کا مچلکہ لیا گیا +

یورپ میں سب سے زیادہ انگلستان میں لوگ پھانسی پاتے ہیں۔ دس برس میں ایک سو بتیس آدمیوں کو پھانسی دیگئی جنمیں نو عورتیں تھیں :: اٹلی میں سنہ ۱۸۷۶ء سے۔ بلجیم میں سنہ ۱۸۶۳ء سے۔ ہالینڈ میں سنہ ۱۸۶۰ء سے۔ پرتگال میں سنہ ۱۸۴۳ء سے ابتک کسی شخص نے پھانسی نہیں پائی :: جرمنی اور آسٹریا میں بھی سزائے موت بہت کم دیجاتی ہی :: فرانس کا بھی یہی حال ہی سنہ ۱۸۸۹ء میں ۳۲۴ ۔ آدمی قابل سزائے موت تھے۔ انمیں سے ۲۸ کو پھانسی کا حکم سُنایا گیا۔ مگر صرف چھہ کو پھانسی دیگئی +

ہمعصر گیان پترکا رتلام ناقل ہی۔ کہ تھوڑے دن ہوئے ایک سرگرم ہندو نے اپنے ایک دیوتا کو زندہ بیل نذر چڑھایا۔ اور مطلق العنان چھوڑ دیا۔ ایک شیرگرم دوسرے ہندو نے اسکو پکڑ کر اپنی گاڑی میں جوتا اُسپر متقدم الذکر نے نالش دایر کی اور بیل کا دعوی کیا :: لیکن جج صاحب نے فیصلہ دیا کہ بیل مدعی کی ملکیت نہیں رہا۔ کیونکہ اُسنے دیوتا کو نذر کردیا۔ لیکن دیوتا نے اپنی ملکیت کی نگہبانی نہ کی :: چاہے چھنی ہوئی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

صدی رواں کے شروع میں گریٹ برٹن کی آبادی ۱۰۰۰۰۰۰ ۱۰ تھی۔ فی الحال ۳۷۷۴۰۲۸۹۶ ہی :: فرانس کی آبادی ۲۷۰۰۰۰۰۰ تھی اب ۳۸۰۹۵۱۵۰ ہی +

روس کے قحط کی جو خبریں مشہور ہیں وہ عشر عشیر بھی اصلی حالت کا نہیں۔ وہاں یہودیوں ہی کے خلاف نہیں بلکہ تمام غیر مذاہب کے خلاف مذہبی جنگ جاری ہی +

تخمینہ کیا گیا ہی کہ شکاگو کی عالمگیر نمایش میں ۳۵ لاکھ پونڈ خرچ ہونگے۔ اور کل آمدنی ۴۱ لاکھ پونڈ ہوگی۔ درینصورت ۶ لاکھ پونڈ کی بچت ہوگی +

لارڈ لٹن کی لاش بڑی دھوم دھام سے پیرس سے لنڈن کو روانہ کی گئی۔ فرانس نے بطور اعزاز فوج

رسالہ و پیادہ و توپخانہ جلوس کے ساتھ تھی بسبب کفن کو سلامی دی +

بقول قیصر الاخبار لنڈن کا اخبار سینٹ سٹیفن ریویو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا دیوالہ نکالکر بند ہو گیا۔ وجہ یہہ کہ مقدمات لائبل نے دم نہ لینے دیا +

سرویہ میں ایک خوفناک ڈاکو زن عورت تامنیتا کی نامی گرفتار ہوئی ہے۔ اسپر ۱۴ جرایم قتل اور بیسیوں جرایم ڈاکہ زنی ثابت کئے گئے ہیں +

پایونیر مخبر ہے کہ مسٹر موڈی اور سنکی مشہور واعظ اور گانیوالے انجیلی بشارت کا دورہ کرنے کے لئے دنیا کے گرد سفر کو نکلینگے۔ اور ہندوستان۔ چین اور آسٹریلیا میں ہوکے امریکہ کو واپس جائینگے +

چین کے صوبوں میں حکومت کے خلاف متواتر خونخوار فساد ہو رہے ہیں۔ مفسدوں نے شہر چاؤ یانگ لے لیا۔ سرکاری ۴ ہزار فوج کو شکست دی انکی سرکوبی کے لئے ۶ ہزار سرکاری فوج تائینسٹن سے روانہ کی گئی ہے +

برازیل میں خوفناک فساد پھر چھوٹا چاہتا ہے رعایا جدید انتظام کے خلاف ہے۔ خوف ہے کہ سخت جنگ ہوگی۔ گورنمنٹ فوجوں کو قابو میں رکھنے کی تدبیریں کر رہی ہے +

ہز ہائینس احمدی بیگم دختر خورد مسٹر سید احمد علی کے سی ایس آئی کا۔ جو شہنشاہ اکبر کے خاندان سے ہیں۔ مسٹر فلاور کے ساتھ بمقام برنگھم سلسلہ مناکحت قایم ہوگا +

سرکاری گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگون میں دیمکوں نے ۲۵۰۰ روپئے کے نوٹوں کو کھا کے برباد کر ڈالا۔ مالکوں کو انکا معاوضہ کس صورت سے ملیگا؟ +

ہمعصر گیان پترکا لکھتا ہے کہ جلال آباد میں سخت ہیضہ ہے۔ دو دو سو آدمی روز مرتے ہیں۔ جلال آباد اور کابل کے درمیان قرنطینہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہہ موسم اور یہہ شدت ہیضہ! +

بمبئی میں راجپوئی کے دخانی تین کے پانچ ٹکٹ کلکٹر اس جرم میں گرفتار ہوئے کہ وہ مستعمل ٹکٹوں کو دوبارہ فروخت کر کے سات سو روپیہ ماہوار کئی برس سے اڑاتے رہے۔ اتفاقاً راز فاش ہو گیا +

گورنمنٹ نظام کے جیالوجسٹ مرزا مہدی خان کے چھوٹے بھائی مرزا کریم خان ایڈنبرا کالج سے طب کا اعلیٰ امتحان ایم بی پاس کر کے واپس آئے ہیں +

لارڈ لینڈون نے مہاراجہ گوالیار کی تعریف کی کہ وہ انگریزی بصحت و روانی بول سکتے ہیں۔ اور تعلیم میں اس پندرہ برس کی عمر میں بہت ترقی کی ہے +

ایک تحصیلدار صاحب ٹارسی سے بیتیل کو جا رہے تھے۔ راہ میں ڈاکو پڑے۔ مغلوب کر کے جو کچھ مال و اسباب نقدی و زیورات تھا لوٹ کر لے گئے۔ تین ہزار نقد تھا اور کچھ خانگی زیورات تھے +

سنگھ سبھا ناقل ہے کہ خبر ہے تھوڑے دنوں میں ریاست اندور میں جمہوری حکومت قایم ہوگی جسمیں نصف ممبر سرکار انگریزی کے اور نصف رعایا کیطرف سے مقرر ہونگے +

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہے کہ جو اشخاص گذشتہ لوٹ مار کے جرم میں ماخوذ ہو کر دورہ سپرد ہوئے تھے۔ انکو محمد نظام الدین صاحب بہادر سشن جج کے اجلاس سے تین تین سال قید سخت کی سزا ملی +

جودھپور ٹکسال کے قریب ایک لڑکے کے پاؤں سے کوئی ذات شریف ایک نقرئی کڑا اُتار کر چلتا ہوا۔ لڑکا عورت کی گود میں تھا۔ عقب سے وہ حضرت اپنی کارروائی کر گئے۔ پتہ ندارد +

کلکتہ میں ایک میموریل تیار ہوا کہ گورنمنٹ بھیکھ مانگنے والوں کو حکماً بند کرے۔ اگر یہہ میموریل منظور ہوا تو بہت لوگ جو حرامخوری پر بسر کرتے ہیں کچھ نہ کچھ کام کرینگے +

اجودھیا میں پانچ ہندو اور تین مسلمان شیعہ مذہب عیسائی ہو گئے۔ اخبار عام کو اس خبر کے سننے سے نہایت افسوس گذرا۔ مگر کچھ بس نہیں چلتا +

ایک بنگالی ایک لڑکی کو اسکے زیورات لینے کے لئے انشالی میں مار ڈالنے کے جرم میں گرفتار ہوا ہے۔ زیورات اُسکے پاس سے برآمد ہوئے +

دربھنگہ میں ایک عام جلسہ میں یہہ رزولیوشن پاس ہوا کہ حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کے پاس قحط زدوں کی امداد اور شخصی ٹیکس کے اٹھائے جانے کے واسطے میموریل بھیجا جائے +

مرادآباد کا اخبار جام جمشید شاکی ہے کہ ریاست رامپور نے نیر اعظم مرادآباد کو تار کے ذریعہ سے دو سو روپیہ کا منی آرڈر بھیجا کہ بلوہ جیلخانہ کے مقدمہ میں ریاست کی طرفداری کرے +

تحفہ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بریلی میں بشدت ہیضہ ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ تمام شہر میں اوسط ڈیڑھ سو آدمی ہر روز لقمہ اجل ہوتے ہیں +

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ کی تشریف آوری پٹنہ کی یادگار میں سید بادشاہ نواب صاحب نے ڈفرن فنڈ کو ۱۰ ہزار روپئے دئے تاکہ پٹنہ کی عورتوں کی ڈاکٹری تعلیم میں خرچ کئے جائیں +

راجکوٹ میں ایک ساٹھ برس کے بوڑھے مرد نے ایک ہفت سالہ لڑکی کے ساتھ اُسکے باپ کو جو غریب تھا مبلغ آٹھ سو روپیہ دیکر شادی کر لی جب

عورت جوان ہوگی میاں مرگھٹ میں پہنچے گے

بہاولپور کے نواب صاحب بہادر نے جو گورنمنٹ کو سرحدی حفاظت کے لئے فوج دی ہی اسکو اپنے ملک سے لے جانے کے لئے ۰ہزار روپیہ گورنمنٹ کو نذر کیا ہی۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا +

کراچی میں دو ہندو لڑکے جو تھیئٹر (ناٹک) میں کام کرتے تھے اور محمدیوں کا کھانا پہلے ہی سے کھاتے تھے مختون ہوکر محمدی ہوگئے۔ اگرچہ ہندوں نے ہاتھ پانو مارے مگر کچھ پیش نہ گئی +

کراچی میں امسال ایام بارش میں صرف ایک بار آدھ انچہ پانی برسا اور بس۔ نامہ نگار لکھتے ہیں کہ نہ صرف زمین بلکہ آدمیوں کے دل بھی مثل چٹان خشک۔ اور سوکھے ہوئے ہیں +

راولپنڈی بابو پورن سنگھ جسکو سرکاری رجسٹر خورد برد کرنے کے جرم میں مجسٹریٹ صاحب کی عدالت سے دو سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل کرنے سے صاف بری ہوگیا +

لاہور کی کھتری سبھا نے یہہ رزولیوشن پاس کیا ہی۔ کہ جو شخص پہلی عورت کی موجودگی میں دوسری شادی کریگا وہ برادری سے خارج کیا جائے گا۔ یہہ بھی غنیمت ہی +

سیالکوٹ میں ایک پچیس سالہ عورت نے جو قوم کی لوہاری تھی اپنی ساس سے ناراض ہوکر خودکشی اختیار کی۔ اور دو برس کی لڑکی چھوڑ گئی۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہی +

خبر ہی کہ چھاونی مری میں یکم جنوری ۱۸۹۷ء سے کتوں اور گھی کاڑیوں پر ٹیکس لگے گا۔ قحط سالی کا یہہ حال اور ٹیکسوں کی اسقدر بھرمار!

بقیہ روئداد

نمبر ۱۴۔ رپورٹ داروغہ صفائی کہ اب نالیاں زیادہ ہوگئی ہیں دس نفر سقے اور زیادہ کئے جاویں۔ حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ کام ضروری ہی واسطے منظوری کمیٹی میں پیش ہو۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی۔ کہ تقرری دس سقہ منظور کی جاوے بعد دو ماہ کے برخاست ہوں +

نمبر ۱۵۔ رپورٹ لالہ راجمیداس صاحب کہ واسطے باغیچہ میونسپل ہال صہ گمہ خورد و کلاں خریدی جاویں۔ اور موسہ کافی ہونگے۔ **تجویز** ہوئی کہ خرید گملہائے گل کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۶۔ عرضی نتھو ملازم روشنی کہ مجھکو خدمت سرکار ادا کرنیکی حالت میں کتے نے کاٹا تھا جسکے باعث میں بیمار ہوکر گھر میں بیٹھ گیا ایام بیماری کی تنخواہ میری وضع ہوکر عوض خدمت کو ملی میرا کوئی قصور نہیں اُن ایام رخصت کی تنخواہ مجھے کمیٹی سے ملے رائے سب کمیٹی کہ سائل کو نصف تنخواہ ملے۔ **تجویز** ہوئی کہ ایام بیماری کی پوری تنخواہ دیجاوے کیونکہ بکار میونسپل سگ نے نتھو کو کاٹا ہی +

نمبر ۱۷۔ رپورٹ میونسپل اوورسیر کہ غلہ منڈی و نیز متصل مکان مولوی محمد حسن صاحب بجائے تختہ چوبی چادر آہنی لگائی جائے تاکہ بیجا صرف مرمت روزمرہ کا جاتا رہے رائے سب کمیٹی کہ بالفعل واسطے غلہ منڈی ہے چادر آہنی مالیت للوسہ خریدی جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ خرید ہے چادر آہنی کا بمقابلہ للوسہ کے منظور کیا جاوے اور داروغہ صفائی کو لکھا جاوے کہ وقت صفائی نالیان کے جو تختہ اُٹھایا جاتا ہی وہ درست ہوکر لگایا نہیں جاتا اگر آیندہ ایسا ہوگا تو تجویز سزا اِرخا کردیا گے ہوگی +

نمبر ۱۸۔ درخواست گنگا دیال ناکہ دار کہ میں ضعیف ہوگیا ہوں کام نہیں کرسکتا اب مجھے پنشن یا انعام کمیٹی سے ملے مع سرٹیفکٹ ڈاکٹر صاحب **تجویز** ہوئی کہ استعفا منظور کیا جاوے سکرٹری صاحب واسطے انعام مستعفی کے بروے قانون رپورٹ پیش کرکے بخدمت صاحب پریزیڈنٹ منظوری صاحب کمشنر بہادر سے حاصل کرے +

نمبر ۱۹۔ سوال سردار فیض محمد خان کہ میری اراضی متصل دریائے بُڈھا لوگ آتے جاتے پاخانہ بیٹھ جاتے ہیں اگر میں یا میرا کوئی ملازم روکتا ہی تو کوئی اتہام لگاتے ہیں بمعرفت پولیس یا کمیٹی انتظام فرمایا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر عرض کیا جاوے کہ انتظام اس کا ہونا ضروری ہی۔ بخدمت صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس تعیناتی ایک سپاہی کی اس موقعہ پر چند عرصہ کے لئے فرمائی جاوے تاکہ نقص عام صفائی دور ہو جاوے +

نمبر ۲۰۔ تخمینہ جات جو ہمراہ منظور کمیٹی میں پیش ہوئے:۔

نمبر ۱ تخمینہ تبدیلی نالی و مرمت فرش محلہ سیداں از متصل شوالہ لالہ گوبند رام تا مکان سردار حسن خان بتعداد عہ **تجویز** ہوئی کہ اسٹیمیٹ عہ کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۲ تخمینہ تبدیلی نالی نیا محلہ سعہ تیاری سڑک کنکر و تعدادی سماعہ **تجویز** ہوئی کہ تا تیاری کام مندرجہ نمبر ۱۔ ملتوی رہے +

نمبر ۳ تخمینہ مرمت فرش محلہ گوجراں تعدادی سہ **تجویز** ہوئی کہ اسٹیمیٹ ہو للعہ روپیہ کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۲ تخمینہ فرش جدید کوچہ سید حو محلہ نانھی رام ۱۲/
تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۱۲/ کا منظور کیا جاوے۔
نمبر ۱۳ تخمینہ مرمت سندر و دیوار و فرش کھاٹی ماہیاں
ہوللعہ۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ہوللعہ کا منظور کیا جاوے۔

نمبر ۱۴ مرمت نالی محلہ چھیاں و ٹھاڑان ۹/ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۹/ کا منظور کیا جاوے۔

نمبر ۱۵ مرمت نالی و فرش محلہ وکیلاں ۹/ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۹/ کا منظور کیا جاوے۔

نمبر ۱۶ مرمت نالی محلہ بندیاں دمصراں ۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ کا منظور کیا جاوے۔
نمبر ۱۷ تخمینہ مرمت چاہ بندیاں ۱۲/ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۱۲/ کا منظور کیا جاوے۔

نمبر ۱۸ تخمینہ لگانے چادر میونسپل ہال ۔ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ کا منظور کیا جاوے
نمبر ۱۹ تخمینہ مرمت پایہ ہائے احاطہ چونگی ۱۲/ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۱۲/ منظور کیا جاوے۔

نمبر ۲۰ تخمینہ تیاری ۲۰ عدد چھاوڑہ آہنی ۹/ تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ۹/ کا منظور کیا جاوے۔
نمبر ۲۱۔ کاغذات دایرکرئے مقدمات حسب دفعہ ۱۵۶۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء بہ تفصیل ذیل بصیغہ فوجداری۔

نام ملزم	موقع	دفعہ
تاراچند ساہوکار۔	گنجی چھپڑی	۱۱۳
راماں چھینبہ	چوڑا بازار	۱۱۳
علیا گوجر۔	گنجی چھپڑی	۱۱۳
نبیا پسر کالو گوجر	"	"
الہ دینا خاکروب	محلہ خاکروباں	"
گنگا رام پسر لوٹا	کھاٹی ٹھہریاں	"
بالمکند	"	"

نام	موقع	دفعہ
ہیرا مل پسر ناممل۔	کھاٹی ٹھہریاں	۱۱۳
مولامل پسر کوڑومل	"	"
سنتامل پسر کوڑومل	"	"
نوراجٹ	محلہ ڈھولیوال	"
رولیا رائیں	باغ سلطان سکندر	"
سیدا رائیں	"	"
رلامل کسیرا	کوچہ بانکے رلے	"
جٹومل کسیرا	"	"

(باقی پھر)

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

مدرسہ کی تعلیم کی آیندہ ٹرم ۶ جنوری ۹۲ء سے شروع ہوگی۔ درخواستیں طلباء کی داخلہ کیواسطے پرنسپل صاحب کے پاس بہت جلد بھیجی جانی چاہئیں۔

المشتہر ای کارفیلڈ پرنسپل مدرسہ

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو چھینہ ملٹری میں ملازم تھے اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے۔ ۴ نومبر ۱۸۸۹ء کو انکا انتقال ہوگیا۔ ایک لڑکا بعمر ڈیڑھ سال جس کا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم انکی بیوی حاجی بیگم کی برادر زادی تھی اور جسکو انہوں نے بطور بیٹی کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال کی ہوگی پیچھے چھوڑ گئے قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے روسے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے۔ انکی دیگر جایداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار تین سو روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو انکا گارڈین مقرر کیا۔ کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہوگیا۔ صرف امینہ بیگم زندہ رہی ماہ مئی ۱۸۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعوی کیا کہ امینہ بیگم ہماری پھوپھی زاد بہن تھی انکی جائداد کے وارث ہم ہیں چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا۔ اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی۔ اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان ازاں امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اسکی بابت بھی غلام رسول و مسماۃ حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہہ بھی ہمارا حق ہے ہمکو ملجاوے لہذا اشتہار ہذا بمیعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعوی نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسیکا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے۔

المرقوم ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

المشتہران

العبد	العبد	العبد
محمد حسن	جعفر حسین	میر محمد سعید

تصحیح۔ نورافشاں مطبوعہ ۵ نومبر ۱۸۹۱ء میں جو خبر دربارہ تکرار جناب مولوی عبدالحکیم صاحب اورنیٹل کالج لاہور و چند اہل ہنود کے درج تھی کہ مولوی صاحب نے اثنار تکرار میں کہا۔ کہ "ہندو کافر ہیں مارو مارو"۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ یہہ عام افواہ اور محض بناوٹ تھی مولوی صاحب موصوف نے ہرگز ہرگز ایسے ناواجب کلمے ...

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا۔